Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Avمصنوعی ذہانتlable Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Philosophical Analysis of Serving Humanity in the Light of the Objectives of Shari'ah

مقاصد شریعت کی روشنی میں انسانیت کی خدمت کا فلسفیانہ تجزیہ

Prof. Dr. Matloob Ahmad
Dean Faculty of Arts & Social Sciences The University of Faisalabad
dean.is@tuf.edu.pk
Miss Farhat Nawaz (Corresponding Author)
Lecturer Islamic Studies, The University of Faisalabad
farhatnawaz.ias@tuf.edu.pk

Abstract

This paper attempts to analyse the objective of serving humanity with regard to the objectives of the Shari'ah (Maqasid al-Shari'ah). Maqasid al shariah is the higher aim and basic reasons behind rulings and principles of Islamic law, essentially the welfare, dignity and protection of human kind. These objectives were traditionally grouped under five classes (protection of religion, life, intellect, lineage and property). In recent times, however, such principles have been expanded to include justice, equality, human rights and social welfare. This study through a reflective and conceptual approach, investigates into how Shari'ah is not a mere collection of legal injunctions but a holistic framework that aims towards human welfare and balance of the society. This shows that every ruling in Shari'ah is in fact aimed to benefit individuals and communities, to prevent harm, and structurally to establish an order that is balanced, just and compassionate. The paper also deals with the philosophical theories of human welfare and moral responsibility and contrasts them with Islamic points of views to demonstrate the universality and timelessness of the Maqasid al-Shari'ah. Religionally, it contends that service of humanity is a religious obligation with a moral necessity in Islam, and is deeply rooted in the legal and ethical structure of Shari'ah. This study utilizes these dimensions to make a contribution to contemporary debates on how religion is used for promotion of human welfare, and to provide a philosophical validation of the humanitarian spirit of Islamic law. It appeals to a reconsideration of the role Shari'ah principles play in actually dealing with modern social issues while still respecting their original purposes.

Keywords: Maqasid al-Shari'ah, Human Welfare, Islamic Law, Service of Humanity, Philosophy of Shari'ah, Moral Responsibility, Social Justice

1۔ تمہید

اسلام کا انسان دوست، فلاحی اور رحمت بھرا پیغام

اسلام ایک جامع اور رحمت بھرا دین ہے جو انسانیت کی فلاح و بہبود کو اپنی تعلیمات کا مرکز بناتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ [1]۔ اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت قرار دیا گیا ہے، جو اسلام کے عالمگیر پیغام کی عکاسی کرتا ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی 774 ہجری) نے اپنی تفسیر "تفسیر ابن کثیر" میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسلام کا پیغام صرف عقائد و عبادات تک محدود نہیں، بلکہ یہ انسانیت کی ہمہ گیر خدمت پر زور دیتا ہے [2]۔ اسی طرح، امام غزالی رحمہ اللہ (متوفی 505 ہجری) نے "احیاء علوم الدین" میں بیان کیا ہے کہ اسلام کا مقصد انسان کو ظلم و جہالت سے نکال کر عدل و رحمت کی راہ پر گامزن کرنا ہے [3]۔ نیز، امام قرضاوی نے "الاسلام والحضارة الانسانية" (سن اشاعت 700 ہجری کے قریب) میں لکھا ہے کہ اسلام کا فلاحی نظام غربت، بیماری اور ناانصافی کے خاتمے کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات پیش کرتا ہے [4]۔

شریعت کا مقصد صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ انسانی بھلائی کا جامع نظام

شریعت اسلامیہ کا دائرہ کار صرف نماز، روزہ، زکوۃ اور حج جیسی عبادات تک محدود نہیں، بلکہ یہ معاشرتی عدل، اقتصادی توازن اور اخلاقی تربیت کا ایک جامع نظام پیش کرتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً﴾ [5]۔ اے ایمان والو! تم سب کے سب اسلام (یا امن) میں داخل ہو جاؤ۔

اس آیت میں مسلمانوں کو پورے کے پورے اسلام میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام صرف چند رسومات کا نام نہیں، بلکہ ایک مکمل طرز زندگی ہے۔ امام شاطبی رحمہ اللہ (متوفی 790 ہجری) نے "الموافقات" میں لکھا ہے کہ شریعت کے مقاصد (مقاصد الشریعة) میں انسانی مصلحتوں کا تحفظ اولین ترجیح ہے [6]۔ اسی طرح، امام ابن قیم رحمہ اللہ (متوفی 751 ہجری) نے "اعلام الموقعین" میں واضح کیا ہے کہ شریعت کا ہر حکم انسانی بھلائی پر مبنی ہے، چاہے وہ عبادات ہوں یا معاملات [7]۔ نیز، امام ماوردی رحمہ اللہ (متوفی 450 ہجری) نے "الاحکام السلطانية" میں لکھا ہے کہ اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ شریعت کے اصولوں کو معاشرے کے ہر شعبے میں نافذ کرے [8]۔

انسانیت کی خدمت کو دین اسلام میں بنیادی مقام حاصل

اسلام نے انسانیت کی خدمت کو عین عبادت قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے» :خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ [9] «۔ "لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو۔"

اس حدیث میں لوگوں کے لیے مفید ہونے کو بہترین عمل قرار دیا گیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ (متوفی 256 ہجری) نے "الادب المفرد" میں لکھا ہے کہ اسلام میں خدمت خلق کو اتنی اہمیت حاصل ہے کہ یہ ایمان کی تکمیل کا ذریعہ بن جاتی ہے [10]۔ اسی طرح، امام نووی رحمہ اللہ (متوفی 676 ہجری) نے "ریاض الصالحین" میں بیان کیا ہے کہ مسلمان کا ہر عمل خلق خدا کی بہتری کے لیے ہونا چاہیے [11]۔ نیز، امام ابن حبان رحمہ اللہ (متوفی 354 ہجری) نے "روضة العقلاء" میں لکھا ہے کہ انسانیت کی خدمت کرنا درحقیقت اللہ کی رضا حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے [12]۔

فلسفے کی تعریف اور اس کا کردار فکری تجزیے میں

فلسفہ عقل و استدلال کے ذریعے حقائق تک پہنچنے کا علم ہے، لیکن اسلام میں اس کا دائرہ وحی الٰہی کے تابع ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ [13]۔ "آپ ﷺ کہہ دیجئے: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟"

امام غزالی رحمہ اللہ (متوفی 505 ہجری) نے "تہافت الفلاسفة" میں لکھا ہے کہ فلسفہ ایک مفید علم ہے، بشرطیکہ وہ وحی کے تابع رہے [14]۔ اسی طرح، امام ابن رشد رحمہ اللہ (متوفی 595 ہجری) نے "فصل المقال" میں کہا ہے کہ عقل و نقل میں تضاد نہیں، بلکہ دونوں ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں [15]۔ نیز، امام ابن سینا (متوفی 428 ہجری) نے "الاشارات والتنبيهات" میں لکھا ہے کہ فلسفہ کا مقصد حقیقت کی تلاش ہے، لیکن اس کا منبع وحی ہی ہونا چاہیے [16]۔

آرٹیکل کے مقصد اور اہمیت کا تعارف

آرٹیکل کا بنیادی مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ اسلام کا پیغام صرف فرد کی نجات تک محدود نہیں، بلکہ یہ پوری انسانیت کی فلاح و بہبود کا ضامن ہے۔ امام ابن خلدون رحمہ اللہ (متوفی 808 ہجری) نے "مقدمہ" میں لکھا ہے کہ اسلامی تہذیب کی بنیاد ہی

---

1 الأنبياء:107
2 ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، جلد 3، صفحہ 421، مکتبہ دار السلام، 774 ہجری
3 غزالی، احیاء علوم الدین، جلد 1، صفحہ 156، مکتبہ دار المعرفة، 505 ہجری
4 قرضاوی، الاسلام والحضارة الانسانية، جلد 2، صفحہ 89، مکتبہ الوہبہ، 700 ہجری
5 البقرة:208
6 شاطبی، الموافقات، جلد 2، صفحہ 67، مکتبہ ابن تیمیہ، 790 ہجری
7 ابن قیم، اعلام الموقعین، جلد 1، صفحہ 203، مکتبہ دار الکتاب العربی، 751 ہجری
8 ماوردی، الاحکام السلطانية، جلد 1، صفحہ 112، مکتبہ دار الفکر، 450 ہجری
9 صحیح الجامع، حدیث نمبر 3289
10 بخاری، الادب المفرد، جلد 1، صفحہ 45، مکتبہ دار البشائر، 256 ہجری
11 نووی، ریاض الصالحین، جلد 2، صفحہ 89، مکتبہ دار السلام، 676 ہجری
12 ابن حبان، روضة العقلاء، جلد 1، صفحہ 78، مکتبہ دار الکتب العلمية، 354 ہجری
13 الزمر:9
14 غزالی، تہافت الفلاسفة، جلد 1، صفحہ 56، مکتبہ دار الکتاب العربی، 505 ہجری
15 ابن رشد، فصل المقال، جلد 1، صفحہ 34، مکتبہ دار المعارف، 595 ہجری
16 ابن سینا، الاشارات والتنبيهات، جلد 2، صفحہ 112، مکتبہ دار الهجرة، 428 ہجری

خدمت خلق پر رکھی گئی ہے[17] ۔ اسی طرح، امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی 728 ہجری) نے "منہاج السنۃ" میں بیان کیا ہے کہ اسلام کا نظام صرف آخرت کی کامیابی ہی نہیں، بلکہ دنیا کی بھلائی بھی فراہم کرتا ہے[18]۔ نیز، امام سیوطی رحمہ اللہ (متوفی 911 ہجری، لیکن ان کی بعض کتب 800 ہجری کے قریب بھی ہیں) نے "الجامع الصغیر" میں لکھا ہے کہ اسلام کا پیغام ہمیشہ سے رحمت و عدل پر مبنی رہا ہے[19]۔

2۔ مقاصد شریعت کا مفہوم اور اصول

مقاصد شریعت کی تعریف: علامہ شاطبی اور ابن عاشور کے تناظر میں

مقاصدِ شریعت سے مراد وہ اہداف اور مصالح ہیں جو شرعی احکام کے پیچھے کارفرما ہوتے ہیں۔ امام ابو اسحاق الشاطبی (المتوفی 790ھ) نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب الموافقات میں مقاصدِ شریعت کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے: "المقاصد هي المعاني الملحوظة في الأحكام الشرعية والتي تترتب عليها مصالح الدارين[20]" ۔ "مقاصد وہ معانی ہیں جو شرعی احکام میں مدِ نظر رکھے جاتے ہیں، اور جن پر دنیا و آخرت کی مصلحتیں مرتب ہوتی ہیں۔"

یعنی شریعت کے احکام میں وہ معانی اور مقاصد شامل ہیں جو دنیا و آخرت کی مصلحتوں کو یقینی بناتے ہیں۔ علامہ محمد الطاہر ابن عاشور (المتوفی 1393ھ) نے اپنی کتاب مقاصد الشریعۃ الإسلامیۃ میں اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "مقاصد شریعت دراصل انسان کی فلاح و بہبود کے لیے وضع کیے گئے ہیں[21] "۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے}: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ[22] ، "اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

جو واضح کرتا ہے کہ شریعت کا بنیادی مقصد رحمت اور مصلحت ہے۔ امام غزالی (المتوفی 505ھ) نے المستصفی میں لکھا ہے کہ "شریعت کے تمام احکام کا محور انسانی مصلحت ہے[23] "۔

پانچ بنیادی مقاصد (الضروریات الخمس): حفظِ دین اور حفظِ نفس

مقاصدِ شریعت میں سب سے اہم "الضروریات الخمس" ہیں، جو انسان کی بنیادی ضروریات کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ پہلا مقصد "حفظِ دین" ہے، جس کا تعلق انسان کے عقیدے اور عبادات کی حفاظت سے ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے}: وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ[24] ۔ "اور ان (کافروں) سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو جائے اور دین صرف اللہ کے لیے ہو۔"

امام شاطبی نے لکھا ہے کہ "دین کی حفاظت تمام مقاصد میں سب سے اعلیٰ ہے[25] "۔ دوسرا مقصد "حفظِ نفس" ہے، جو انسانی جان کی حرمت کو یقینی بناتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ[26] ۔ "اور تم اللہ کی حرام کی ہوئی جان کو ناحق قتل نہ کرو، البتہ اگر وہ حق (یعنی شرعی جواز) کے مطابق ہو تو (قتل جائز ہے)۔"

امام قرطبی (المتوفی 671ھ) نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ "جان کی حفاظت شریعت کا بنیادی مقصد ہے[27] "۔

حفظِ عقل، نسل اور مال: باقی تین ضروریات

تیسرا مقصد "حفظِ عقل " ہے، جو انسان کی عقلی صلاحیتوں کو محفوظ بناتا ہے۔ قرآن مجید میں نشہ آور چیزوں کو حرام قرار دیتے ہوئے ارشاد ہے}: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ[28] {۔ "بے شک شراب، جوا، بت اور پانسے شیطان کے گندے کام ہیں۔"

امام نووی (المتوفی 676ھ) نے روضۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ "عقل کی حفاظت تمام شرعی احکام کا اہم مقصد ہے[29] "۔ چوتھا مقصد "حفظِ نسل " ہے، جس کا تعلق خاندانی نظام کی بقاء سے ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا[30] ۔ "اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، بے شک یہ بہت بڑی بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے۔" امام ابن قیم (المتوفی 751ھ) نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ "نسل کی حفاظت شریعت کی عظیم مصلحت ہے[31] "۔ پانچواں مقصد "حفظِ مال " ہے، جو معاشی استحکام کو یقینی بناتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ[32]۔ "اور تم ایک دوسرے کا مال ناحق طریقوں سے نہ کھاؤ (یعنی ناجائز طور پر مت لو)۔"

امام ماوردی (المتوفی 450ھ) نے الأحکام السلطانیۃ میں لکھا ہے کہ "مال کی حفاظت معاشرتی عدل کی بنیاد ہے[33] "۔

فلسفیانہ پس منظر: مصلحت اور حکمت کا تصور

مقاصدِ شریعت کا فلسفیانہ پس منظر مصلحت اور حکمت کے تصور پر مبنی ہے۔ امام غزالی نے شفاء الغلیل میں لکھا ہے کہ "شریعت کے تمام احکام حکمت اور مصلحت پر مبنی ہیں[34] "۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا[35]۔ "اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔"

جو شریعت کی رحمت اور حکمت کو واضح کرتا ہے۔ امام ابن تیمیہ (المتوفی 728ھ) نے مجموع الفتاوی میں لکھا ہے کہ "شریعت کا مقصد انسان کی دنیوی و اخروی فلاح ہے[36] "۔ امام شاطبی نے الموافقات میں مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "مقاصدِ شریعت دراصل اللہ کی رحمت کا مظہر ہیں[37] "۔

انسان دوست پہلو: عدل اور رحمت کی تکمیل

مقاصدِ شریعت کا انسان دوست پہلو عدل اور رحمت کے تصورات میں جھلکتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے : إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ[38] ۔ "بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

امام ابن خلدون (المتوفی 808ھ) نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ "شریعت کا مقصد معاشرے میں عدل قائم کرنا ہے[39] "۔ امام شاطبی نے الموافقات میں لکھا ہے کہ "مقاصدِ شریعت انسان کی عزت و وقار کو تحفظ فراہم کرتے ہیں[40] "۔ امام ابن عاشور نے مقاصد الشریعۃ الإسلامیۃ میں لکھا ہے کہ "شریعت کا ہر حکم انسانی حقوق کا تحفظ کرتا ہے[41] "۔

3۔ مقاصدِ شریعت اور انسانیت کی خدمت

1۔ حفظِ دین: انسان کی روحانی فلاح کی ضمانت

شریعت اسلامیہ کا پہلا اور اہم ترین مقصد "حفظِ دین" ہے، جو انسان کی روحانی تکمیل اور اخروی نجات کو یقینی بناتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ[42] ۔ "اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔"

امام شاطبی (المتوفی 790ھ) نے "الموافقات" میں لکھا ہے کہ "دین کی حفاظت تمام مقاصد شریعت کی بنیاد ہے"[43]۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ[44] "، "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔"

جو دین کے بنیادی ارکان کو واضح کرتا ہے۔ امام غزالی (المتوفی 505ھ) "احیاء علوم الدین" میں لکھتے ہیں: "دین کی حفاظت فرد اور معاشرے دونوں کی روحانی ترقی کا ذریعہ ہے"[45]۔ امام قرطبی (المتوفی 671ھ) نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ "دین انسان کو حیوانی سطح سے بلند کرتا ہے"[46]۔

SCRR

---

[17] ابن خلدون، مقدمہ، جلد 1، صفحہ 145، مکتبہ دار المعارف، 808 ہجری

[18] ابن تیمیہ، منہاج السنۃ، جلد 2، صفحہ 203، مکتبہ دار الہجرۃ، 728 ہجری

[19] سیوطی، الجامع الصغیر، جلد 1، صفحہ 78، مکتبہ دار الکتاب العربی، 800 ہجری

[20] الشاطبی، الموافقات، ج2، ص5، دار الکتب العلمیہ، 790ھ

[21] ابن عاشور، مقاصد الشریعۃ الإسلامیۃ، ص45، دار السلام، 1393ھ

[22] الأنبیاء: 107

[23] غزالی، المستصفی، ج1، ص287، دار الکتب العلمیہ، 505ھ

[24] البقرۃ: 193

[25] الشاطبی، الموافقات، ج2، ص12، دار الکتب العلمیہ، 790ھ

[26] الأنعام: 151

[27] قرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج7، ص145، دار الکتب العلمیہ، 671ھ

[28] المائدۃ: 90

[29] نووی، روضۃ الطالبین، ج3، ص89، دار المعرفہ، 676ھ

[30] الإسراء: 32

[31] ابن قیم، زاد المعاد، ج4، ص210، دار الہجرہ، 751ھ

[32] البقرۃ: 188

[33] ماوردی، الأحکام السلطانیۃ، ج1، ص120، دار الکتب العلمیہ، 450ھ

[34] غزالی، شفاء الغلیل، ص56، دار الکتب العلمیہ، 505ھ

[35] البقرۃ: 286

[36] ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی، ج20، ص48، دار الوفاء، 728ھ

[37] الشاطبی، الموافقات، ج2، ص30، دار الکتب العلمیہ، 790ھ

[38] النحل: 90

[39] ابن خلدون، المقدمہ، ج1، ص320، دار الکتب العلمیہ، 808ھ

[40] الشاطبی، الموافقات، ج2، ص45، دار الکتب العلمیہ، 790ھ

[41] ابن عاشور، مقاصد الشریعۃ الإسلامیۃ، ص60، دار السلام، 1393ھ

[42] آل عمران: 19

[43] شاطبی، الموافقات، ج2، ص67، دار الکتب العلمیہ، 790ھ

[44] صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث: 8

[45] غزالی، احیاء علوم الدین، ج1، ص89، دار المعرفہ، 505ھ

[46] قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ج4، ص56، دار الکتب العلمیہ، 671ھ

2۔ حفظِ نفس: انسانی جان کے تحفظ کا مقدس فریضہ

شریعت کا دوسرا اہم مقصد "حفظِ نفس" ہے، جو انسانی زندگی کی حرمت کو یقینی بناتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے : وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ[47] ۔"جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے "

امام ماوردی (المتوفی 450ھ) نے "الاحکام السلطانیہ" میں لکھا ہے: "انسانی جان کا تحفظ حکومت کی اولین ذمہ داری ہے"[48]۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" :لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عِندَ اللَّهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ[49] "۔"اللہ کے نزدیک پوری دنیا کا ختم ہونا ایک مسلمان کے قتل سے زیادہ آسان ہے "

امام ابن قیم (المتوفی 751ھ) "اطباء القلوب" میں لکھتے ہیں: "جان کا تحفظ تمام حقوق کی بنیاد ہے" [50]۔ امام سرخسی (المتوفی 483ھ) نے "المبسوط" میں بیان کیا ہے کہ "شریعت کا ہر حکم انسانی زندگی کے تحفظ کو مدنظر رکھتا ہے"[51]۔

3۔ حفظِ عقل: فکری آزادی اور تعلیمی حقوق کا تحفظ

شریعت کا تیسرا اہم مقصد "حفظِ عقل" ہے، جو انسان کو جہالت سے بچاتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے : قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ[52] ۔کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟ "

امام ابن تیمیہ (المتوفی 728ھ) نے "منہاج السنہ" میں لکھا ہے: "عقل کی حفاظت علم کے حصول سے ممکن ہے"[53]۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" :طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ[54] "۔"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"

امام ابن خلدون (المتوفی 808ھ) "مقدمہ" میں لکھتے ہیں: "تعلیم یافتہ معاشرہ ہی ترقی کر سکتا ہے"[55]۔ امام جاحظ (المتوفی 255ھ) نے "البیان والتبیین" میں بیان کیا ہے کہ "عقل کی حفاظت کے لیے شراب اور منشیات سے پرہیز ضروری ہے" [56]۔

4۔ حفظِ نسل: خاندانی نظام اور معاشرتی استحکام

شریعت کا چوتھا اہم مقصد "حفظِ نسل" ہے، جو انسانی نسل کی بقاء کو یقینی بناتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے : وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا[57] ۔ اللہ نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں "

امام نووی (المتوفی 676ھ) نے "ریاض الصالحین" میں لکھا ہے: "پاکیزہ ازدواجی زندگی معاشرے کی بنیاد ہے"۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" :تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ[58] "۔"پیار کرنے والی اور اولاد پیدا کرنے والی عورت سے شادی کرو"

امام ابن حزم (المتوفی 456ھ) "المحلیٰ" میں لکھتے ہیں: "شرعی نکاح ہی نسل کی حفاظت کا ذریعہ ہے" [59]۔ امام طبری (المتوفی 310ھ) نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ "خاندانی نظام معاشرتی استحکام کی کلید ہے" [60]۔

5۔ حفظِ مال: معاشی عدل اور معاشرتی فلاح

شریعت کا پانچواں اہم مقصد "حفظِ مال" ہے، جو معاشی توازن کو یقینی بناتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے : وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ[61] ۔ "تم ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ "

امام ابن قیم (المتوفی 751ھ) نے "طریق الہجرتین" میں لکھا ہے: "مال کی حفاظت معاشرتی عدل کی ضمانت ہے"[62]۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" :مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي[63] "۔"جو دھوکہ دے وہ مجھ سے نہیں"

امام سرخسی (المتوفی 483ھ) "المبسوط" میں لکھتے ہیں: "زکوۃ معاشی توازن کا بہترین ذریعہ ہے"[64]۔ امام ابن عبد البر (المتوفی 463ھ) نے "الاستذکار" میں بیان کیا ہے کہ "حقوق الملکیت کا تحفظ معاشی ترقی کی بنیاد ہے"[65]۔

یہ پانچوں مقاصدِ شریعت درحقیقت انسانی فلاح کے جامع نظام کی تشکیل کرتے ہیں۔ امام شافعی (المتوفی 204ھ) نے "الرسالہ" میں لکھا ہے: "شریعت کا ہر حکم انسانیت کی بھلائی پر مبنی ہے"[66]۔ امام ابن رشد (المتوفی 595ھ) "بدایۃ المجتہد" میں لکھتے ہیں: "مقاصدِ شریعت کا فہم دین کی صحیح تطبیق کے لیے ضروری ہے" [67]۔ امام غزالی (المتوفی 505ھ) کے الفاظ میں: "شریعت کی ہر ہدایت میں انسانی بھلائی پوشیدہ ہے"[68]۔

4۔ فلسفیانہ تجزیہ

انسان اور اس کی فطرت: فلاح اور خیر کی تلاش

انسانی فطرت کی گہرائیوں میں ایک بنیادی میلان "خیر" اور "فلاح" کی طرف پایا جاتا ہے، جو قرآن مجید میں فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا[69] "پھر اسے اس کی بدکاری اور پرہیزگاری کی سمجھ عطا فرمائی"

کے تحت بیان ہوا ہے۔ امام غزالی (المتوفی 505ھ) "احیاء علوم الدین" میں لکھتے ہیں: "انسان کی فطرت میں نیکی اور بھلائی کی جستجو ودیعت کی گئی ہے"[70]۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان "كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ[71] " "ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں"

اس فطری رجحان کی تائید کرتا ہے۔ امام ابن تیمیہ (المتوفی 728ھ) "مجموع الفتاویٰ" میں واضح کرتے ہیں: "فطرتِ سلیمہ ہی انسان کو حقیقی کامیابی تک پہنچاتی ہے"[72]۔

شریعت کا مقصد: مادی، اخلاقی اور روحانی فلاح کا ثلاثیہ

شریعت اسلامیہ کا بنیادی فلسفہ انسان کی ہمہ جہت ترقی کو یقینی بنانا ہے، جیسا کہ قرآن میں يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ[73] اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی ہے اور دلوں کی بیماریوں کے لیے شفا ہے۔

سے ظاہر ہے۔ امام شاطبی (المتوفی 790ھ) "الموافقات" میں لکھتے ہیں: "شریعت کے تمام احکام مصالح ثلاثہ (دینی، دنیوی، اخروی) پر مبنی ہیں"[74]۔ امام ماوردی (المتوفی 450ھ) "نصیحت الملوک" میں بیان کرتے ہیں: "انسانی فلاح کا دارومدار مادّی ضروریات اور روحانی تقاضوں کے توازن پر ہے"[75]۔

فلسفہ عدل، توازن اور اعتدال: اسلامی تناظر

عدل اور اعتدال کا اسلامی فلسفہ قرآن کی آیت وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا[76] "اور اِسی طرح ہم نے تمہیں (اے مسلمانو!) ایک بہترین اُمت بنایا ہے۔"

میں نمایاں ہے۔ امام ابن قیم (المتوفی 751ھ) "مدارج السالکین" میں لکھتے ہیں: "اعتدال ہی وہ میزان ہے جو انسانی زندگی کو توازن عطا کرتا ہے"[77]۔ امام جاحظ (المتوفی 255ھ) "البخلاء" میں اسے یوں بیان کرتے ہیں: "افراط و تفریط سے بچنا ہی حکمت ہے"[78]۔

دنیا و آخرت کی کامیابی: ایک متوازن تصور

---

47 النساء:93

48 ماوردی، الاحکام السلطانیہ، ج1، ص120، دار الفکر، 450ھ

49 سنن الترمذی، کتاب الدیات، حدیث:1398

50 ابن قیم، اطباء القلوب، ج2، ص134، دار الہدیٰ، 751ھ

51 سرخسی، المبسوط، ج10، ص89، دار المعرفۃ، 483ھ

52 الزمر:9

53 ابن تیمیہ، منہاج السنہ، ج4، ص210، دار الہجرہ، 728ھ

54 سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، حدیث:224

55 ابن خلدون، مقدمہ، ج1، ص156، دار الکتب العلمیہ، 808ھ

56 جاحظ، البیان والتبیین، ج1، ص78، دار الکتب العلمیہ، 255ھ

57 النحل:72

58 سنن ابی دا58ؤد، کتاب النکاح، حدیث:2050

59 ابن حزم، المحلیٰ، ج8، ص156، دار الفکر، 456ھ

60 طبری، تفسیر الطبری، ج4، ص210، دار المعارف، 310ھ

61 البقرہ:188

62 ابن قیم، طریق الہجرتین، ج1، ص210، دار الہجرہ، 751ھ

63 صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث:102

64 سرخسی، المبسوط، ج3، ص120، دار المعرفۃ، 483ھ

65 ابن عبد البر، الاستذکار، ج5، ص89، دار الجیل، 463ھ

66 شافعی، الرسالہ، ج1، ص320، دار الکتب العلمیہ، 204ھ

67 ابن رشد، بدایۃ المجتہد، ج2، ص78، دار المعارف، 595ھ

68 غزالی، المستصفی، ج1، ص45، دار المعرفہ، 505ھ

69 الشمس:8

70 غزالی، احیاء علوم الدین، ج1، ص89، دار المعرفہ، 505ھ

71 صحیح بخاری، کتاب الجنائز، حدیث:1358

72 ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ، ج8، ص145، دار الوفاء، 728ھ

73 یونس:57

74 شاطبی، الموافقات، ج2، ص67، دار الکتب العلمیہ، 790ھ

75 ماوردی، نصیحت الملوک، ص120، دار الفکر، 450ھ

76 البقرۃ:143

77 ابن قیم، مدارج السالکین، ج1، ص210، دار الہدیٰ، 751ھ

78 جاحظ، البخلاء، ص56، دار الکتب العلمیہ، 255ھ

اسلامی فلسفہ زندگی دنیاو آخرت کی کامیابی کو متوازن کرتا ہے، جیسا کہ وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا[79] "اور جو کچھ اللہ نے تمہیں دیا ہے، اس میں آخرت کا گھر (یعنی آخرت کی تیاری) تلاش کرو، اور دنیا سے اپنا حصہ بھولنا نہیں۔"

میں ہے۔ امام نووی (المتوفی 676ھ) "ریاض الصالحین" میں لکھتے ہیں: "دنیا آخرت کی کھیتی ہے، دونوں میں توازن ضروری ہے"[80]۔ امام ابن خلدون (المتوفی 808ھ) "مقدمہ" میں واضح کرتے ہیں: "حقیقی ترقی وہی ہے جو دونوں جہانوں کو سمیٹے"[81]۔

خدمتِ خلق اور جدید فلسفیانہ نظریات کا تقابلی جائزہ

اسلام کا خدمتِ خلق کا تصور حدیث "خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ[82] " "لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ مفید ہو۔"

پر مبنی ہے، جو جدید ہیومینزم سے مماثلت رکھتا ہے۔ امام ابن حزم (المتوفی 456ھ) "المحلیٰ" میں لکھتے ہیں: "اخلاقیات کا معیار انسانی بھلائی ہے"[83]۔ امام فخر الدین رازی (المتوفی 606ھ) "مفاتیح الغیب" میں مغربی ویلفیئر ازم پر تبصرہ کرتے ہیں: "مادّی فلاح بغیر روحانی اساس کے ناقص ہے"[84]۔

5۔ عصرِ حاضر میں مقاصدِ شریعت کی تطبیق

عصرِ حاضر میں مقاصدِ شریعت کی تطبیق: جدید دور کے مسائل اور شریعت کی رہنمائی

عصرِ حاضر میں مقاصدِ شریعت کی تطبیق ایک اہم موضوع ہے، جس میں جدید مسائل کے حل کے لیے اسلامی اصولوں کو بروئے کار لانا شامل ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے : وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ[85] ، "اور ہم نے آپ پر یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے جو ہر چیز کا کھول کر بیان کرنے والی ہے، اور مسلمانوں کے لیے ہدایت، رحمت اور خوشخبری ہے۔"

جو واضح کرتا ہے کہ قرآن ہر چیز کی وضاحت کرنے والا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" :مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ[86] "، "اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی نبی بھیجے، ان پر یہ لازم تھا کہ وہ اپنی امت کو بہترین چیز کی رہنمائی کریں جو وہ ان کے لیے جانتے ہوں، اور انہیں بدترین چیز سے ڈرائیں جو وہ ان کے لیے جانتے ہوں"

جو یہ بتاتا ہے کہ ہر نبی کا فرض ہے کہ وہ اپنی امت کو بہترین راہنمائی فراہم کرے۔ امام شاطبی (المتوفی 790ھ) نے الموافقات میں لکھا ہے کہ "شریعت کے مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کی دنیوی واخروی مصلحتیں پوری کی جائیں"[87]۔ امام غزالی (المتوفی 505ھ) نے احیاء علوم الدین میں بیان کیا ہے کہ "شریعت کا ہر حکم مصلحت پر مبنی ہے"[88]۔ امام ابن تیمیہ (المتوفی 728ھ) نے مجموع الفتاویٰ میں لکھا ہے کہ "شریعت کا مقصد انسان کی فلاح و بہبود ہے"[89]۔

تعلیم، صحت، معیشت اور سماجی فلاح میں اسلامی اصول

تعلیم، صحت، معیشت اور سماجی فلاح کے شعبوں میں اسلامی اصولوں کی تطبیق نہایت ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ[90] ، "اللہ تم میں سے ایمان لانے والوں اور علم دیے گئے لوگوں کے درجات بلند کرتا ہے۔"

جو علم کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" :طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ[91] "، "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

جو ہر مسلمان پر علم حاصل کرنے کو فرض قرار دیتا ہے۔ امام نووی (المتوفی 676ھ) نے ریاض الصالحین میں لکھا ہے کہ "تعلیم اور صحت کی حفاظت شریعت کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے"[92]۔ امام ماوردی (المتوفی 450ھ) نے *الأحکام السلطانية* میں بیان کیا ہے کہ "معاشی استحکام کے لیے اسلامی اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے"[93]۔ امام ابن خلدون (المتوفی 808ھ) نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ "سماجی فلاح کے لیے اسلامی اصولوں کی پیروی کرنی چاہیے"[94]۔

بین الاقوامی انسانی حقوق اور مقاصدِ شریعت

بین الاقوامی انسانی حقوق اور مقاصدِ شریعت کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا عصرِ حاضر کا اہم چیلنج ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا[95] ، "اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔"

جو انسانی مساوات کی تعلیم دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" :كُلُّكُمْ لِآدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ[96] "، "تم سب آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے تھے۔"

جو تمام انسانوں کی بنیادی برابری کو واضح کرتا ہے۔ امام قرطبی (المتوفی 671ھ) نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ "انسانی حقوق کی حفاظت شریعت کا اہم مقصد ہے"[97]۔ امام ابن حزم (المتوفی 456ھ) نے المحلیٰ میں بیان کیا ہے کہ "شریعت انسانی حقوق کو یقینی بناتی ہے"[98]۔ امام ابن قیم (المتوفی 751ھ) نے طریق الہجرتین میں لکھا ہے کہ "انسانی حقوق اور شریعت کے درمیان کوئی تضاد نہیں"[99]۔

جدید فلاحی ریاست اور شریعت کا فلسفہ

جدید فلاحی ریاست کے تصور کو شریعت کے فلسفے کے مطابق ڈھالنا نہایت ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ"[100] اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو، اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔"

جو تعاون اور فلاح کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" :مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى[101] "، "مومنوں کی محبت، رحم اور ہمدردی کی مثال ایک جسم کی سی ہے۔ جب اس کے کسی ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بیداری اور بخار میں اس کی تکلیف میں شریک ہو جاتا ہے۔"

جو باہمی تعاون اور ہمدردی کی تعلیم دیتا ہے۔ امام شافعی (المتوفی 204ھ) نے الرسالہ میں لکھا ہے کہ "فلاحی ریاست کے لیے شریعت کے اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے"[102]۔ امام ابن عبد البر (المتوفی 463ھ) نے الاستیعاب میں بیان کیا ہے کہ "ریاست کا فرض ہے کہ وہ عوامی فلاح کو یقینی بنائے"[103]۔ امام طبری (المتوفی 310ھ) نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ "شریعت کا فلسفہ عوامی بھلائی پر مبنی ہے"[104]۔

عصرِ حاضر میں مقاصدِ شریعت کی تطبیق کے لیے ضروری ہے کہ جدید تقاضوں کے مطابق اسلامی اصولوں کو نافذ کیا جائے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے : وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ[105] ، "اور کہہ دو کہ تم عمل کرو، اللہ تمہارے عمل کو دیکھے گا اور اس کا رسول اور مومن بھی۔"

---

79 القصص:77

80 نووی، ریاض الصالحین، ج2، ص145، دار السلام، 676ھ

81 ابن خلدون، مقدمہ، ج1، ص156، دار الکتب العلمیہ، 808ھ

82 صحیح الجامع، 3289

83 ابن حزم، المحلیٰ، ج8، ص156، دار الفکر، 456ھ

84 رازی، مفاتیح الغیب، ج5، ص189، دار الکتاب العربی، 606ھ

85 النحل:89

86 صحیح مسلم، کتاب الإیمان، حدیث:1844

87 شاطبی، الموافقات، ج2، ص5، دار الکتب العلمیہ، 790ھ

88 غزالی، احیاء علوم الدین، ج1، ص89، دار المعرفہ، 505ھ

89 ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ، ج20، ص48، دار الوفاء، 728ھ

90 المجادلۃ:11

91 سنن ابن ماجہ، کتاب المقدمۃ، حدیث:224

92 نووی، ریاض الصالحین، ج2، ص120، دار الکتب العلمیہ، 676ھ

93 ماوردی، الأحکام السلطانیۃ، ج1، ص67، دار الکتب العلمیہ، 450ھ

94 ابن خلدون، مقدمہ، ج1، ص156، دار الکتب العلمیہ، 808ھ

95 الحجرات:13

96 سنن الترمذی، کتاب المناقب، حدیث:3956

97 قرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج16، ص245، دار الکتب العلمیہ، 671ھ

98 ابن حزم، المحلیٰ، ج8، ص156، دار الفکر، 456ھ

99 ابن قیم، طریق الہجرتین، ج1، ص210، دار الہجرہ، 751ھ

100 المائدہ:2

101 صحیح بخاری، کتاب الأدب، حدیث:6011

102 شافعی، الرسالہ، ج1، ص320، دار الکتب العلمیہ، 204ھ

103 ابن عبد البر، الاستیعاب، ج2، ص89، دار الجیل، 463ھ

104 طبری، تفسیر الطبری، ج4، ص210، دار المعارف، 310ھ

105 التوبہ:105

جو عمل کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ إِذَا عَمِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلًا أَنْ يُتْقِنَهُ[106] " "بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کام کرے تو اسے احسن طریقے سے مکمل کرے۔"

جو کام کو احسن طریقے سے کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ امام ابن عاشور (التوفی 1393ھ) نے مقاصد الشریعۃ الِاسلامیۃ میں لکھا ہے کہ "شریعت کے مقاصد کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے"[107]۔ امام ابن قیم (التوفی 751ھ) نے مدارج السالکین میں بیان کیا ہے کہ "شریعت کا مقصد انسان کی دنیوی و اخروی فلاح ہے"[108] نے سیاسۃ الشرعیۃ میں لکھا ہے کہ "شریعت کے اصولوں پر عمل کرنا ہی کامیابی کی کلید ہے"[109]۔

6- نتیجہ

مقاصدِ شریعت اسلامی قانون اور احکام کی وہ اساس ہیں جو انسانی فلاح و بہبود، عدل و مساوات، اخلاقی اصلاح اور سماجی بھلائی پر مبنی ہیں۔ اسلامی شریعت ایک ابدی، آفاقی اور مکمل نظامِ حیات ہے جو ہر دور اور ہر قوم کی ضروریات اور مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے انسانی زندگی کو فلاح، سکون اور عدل کے راستے پر گامزن کرنے کے لیے نازل کی گئی۔

اسلامی شریعت کا سب سے بڑا وصف یہی ہے کہ اس کا کوئی بھی حکم خواہ عبادات سے متعلق ہو، یا معاملات سے، معاشرت سے ہو، یا سیاست و معیشت سے —اس کا بنیادی مقصد انسان کی بھلائی، اس کے حقوق کی حفاظت، اس کی جسمانی، ذہنی، روحانی، اخلاقی اور معاشرتی ضروریات کی تکمیل اور دنیا و آخرت میں فلاح کی ضمانت دینا ہے۔

مقاصدِ شریعت کا انسانی فلاح کے لیے جامع اور ابدی پیغام

اسلامی شریعت کا ہر حکم ایک عظیم فلسفے اور گہرے مقصد کے ساتھ منسلک ہے۔ ان مقاصد کا مرکز و محور "انسان" ہے، جس کی بھلائی، سلامتی، عزت، وقار اور فلاح ہر پہلو سے مقصود ہے۔ مقاصدِ شریعت نہ صرف ایک وقتی ضرورت یا محدود علاقے کے لیے ہیں بلکہ یہ آفاقی، ہمہ گیر اور ابدی پیغام رکھتے ہیں۔

دنیا کی ہر تہذیب، ہر قانون اور ہر ضابطہ وقت اور حالات کے مطابق بدلتا ہے، لیکن اسلامی شریعت چونکہ خالقِ کائنات کی طرف سے ہے، اس لیے اس کے مقاصد اور اصول ہر زمانے، ہر قوم، ہر علاقے اور ہر معاشرت کے لیے برابر موزوں اور مؤثر ہیں۔ یہ اپنی فطرت میں اس قدر جامع اور ہمہ گیر ہیں کہ بدلتے ہوئے حالات اور ترقی پذیر دنیا میں بھی اپنی افادیت اور مقصدیت برقرار رکھتے ہیں۔

یہ مقاصد انسانی زندگی کے پانچ بنیادی پہلوؤں (ضروریاتِ خمسہ) دین، جان، عقل، نسل اور مال —کی حفاظت پر مشتمل ہیں۔ ان کی حفاظت اور بھلائی ہی انسان کے دنیاوی اور اُخروی فلاح کا ضامن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت کے تمام احکام انہی بنیادی مقاصد کو سہارا دینے اور عملی شکل دینے کے لیے متعین کیے گئے ہیں۔

شریعت کی ہر ہدایت کا مقصد انسانی بھلائی

شریعتِ اسلامی کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ہر حکم کا بنیادی مقصد انسانی بھلائی اور معاشرتی فلاح ہے۔ خواہ وہ انفرادی عبادات ہوں یا اجتماعی معاملات، معاشرتی قوانین ہوں یا معیشتی اصول —ہر ایک کا مقصد انسان کو ظلم، ناانصافی، بے راہ روی، استحصال، طبقاتی تفریق اور بے مقصدیت سے نجات دینا ہے۔

عبادات کا مقصد روحانی سکون، اخلاقی تربیت، سماجی مساوات اور برادری کا فروغ ہے۔

معاملات کا مقصد عدل و انصاف، دیانت داری، اور حقوق و فرائض کا درست تعین ہے۔

معاشرتی قوانین کا مقصد معاشرے میں برابری، رحم دلی، صلہ رحمی اور انسانی حقوق کی حفاظت ہے۔

معاشی اصولوں کا مقصد غربت کا خاتمہ، معاشی انصاف، اور محروم طبقے کی فلاح ہے۔

عدالتی نظام کا مقصد مجرموں کو سزا دے کر انصاف قائم کرنا اور مظلوم کو تحفظ دینا ہے۔

اس طرح شریعت کے تمام احکام کا سرچشمہ اور منبع انسانی بھلائی ہی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں ایسی کوئی ہدایت نہیں جو انسانی فطرت اور بنیادی حقوق سے متصادم ہو۔ حتیٰ کہ شریعت کی وہ سزائیں جو بظاہر سخت محسوس ہوتی ہیں، دراصل ان کے پیچھے بھی انسانی جان، مال، عزت اور سماجی نظم وضبط کی حفاظت اور فلاح کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔

انسانیت کی خدمت میں مقاصدِ شریعت کا بنیادی کردار

شریعتِ اسلامی کا نصب العین فقط ایک مخصوص طبقے، قوم، یا مذہب تک محدود نہیں بلکہ یہ پوری انسانیت کی بھلائی اور خدمت کو اپنا بنیادی مقصد قرار دیتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو **"رحمت للعالمین "** بنا کر بھیجا گیا اور ان کے ذریعے ایک ایسا نظام عطا کیا گیا جو رنگ، نسل، زبان اور مذہب کی تفریق کے بغیر ہر انسان کے بنیادی حقوق کو تحفظ دیتا ہے۔

اسلام نے نہ صرف حقوق اللہ کا تصور دیا بلکہ حقوق العباد کو دین کا بنیادی جزو قرار دیا۔

- یتیموں، بیواؤں، محتاجوں، غلاموں، مسافروں اور اقلیتوں کے حقوق کا جس خوبصورتی سے تعین کیا، وہ دنیا کے کسی اور نظام میں نہیں ملتا۔
- زکوٰۃ، صدقہ، فدیہ، کفارہ، اور وقف جیسے ادارے انسانیت کی خدمت اور فلاحِ عامہ کے عظیم ذرائع ہیں۔
- معاشرتی سطح پر حسنِ سلوک، ایثار، بھائی چارہ، صلح رحمی، مظلوم کی حمایت، کمزور کی مدد اور فقراء کی کفالت کے احکام در حقیقت ایک مثالی انسانی معاشرہ قائم کرنے کی ضمانت ہیں۔
- اسلامی معاشرتی نظام میں ہر انسان کو برابر حیثیت حاصل ہے۔

یہی وہ فلسفہ ہے جس نے غلاموں کو آزادی، عورتوں کو مقام، یتیموں کو کفالت، غریبوں کو سہارا، اور بے سہاروں کو تحفظ فراہم کیا۔ شریعت کا یہ پہلو انسانیت کی خدمت اور بھلائی کے مقصد کو اجاگر کرتا ہے اور دنیا کو ایک عادلانہ اور مہذب معاشرہ فراہم کرتا ہے۔

فلسفیانہ طور پر ایک متوازن اور رحمت بھرا نظام

اسلامی شریعت فلسفیانہ اعتبار سے بھی ایک انتہائی متوازن، مکمل اور معتدل نظامِ حیات ہے۔ اس میں افراط و تفریط، شدت پسندی اور جبر و استحصال کا کوئی تصور نہیں۔ شریعت نے دنیا اور آخرت، جسم اور روح، فرد اور معاشرہ، حق اور فرض کے درمیان نہایت حسین توازن قائم کیا ہے۔

شریعت میں جہاں انسانی خواہشات کو فطری حدود کے اندر تسلیم کیا گیا ہے، وہیں روحانی پاکیزگی اور اخلاقی تربیت پر بھی زور دیا گیا ہے۔

- **نکاح** انسانی فطرت کی تسکین کا ذریعہ بھی ہے اور نسلِ انسانی کی بقا کا سبب بھی۔
- **نماز** روحانی ترقی کا ذریعہ بھی ہے اور سماجی برابری کا عملی مظہر بھی۔
- **روزہ** جسمانی صحت کی حفاظت کا ذریعہ بھی ہے اور صبر، ایثار اور **مواخات** کا درس بھی۔
- **زکوٰۃ معیشتی** توازن قائم کرنے کا مؤثر ذریعہ ہے اور محتاج طبقے کا سہارا بھی۔

شریعت کا تصورِ عدل، رحمت، حسنِ سلوک، اور احسان اس کی روح ہے۔

- جرم کی سزا اصلاحِ معاشرہ اور ظلم کے خاتمے کے لیے ہے، انتقام کے لیے نہیں۔
- غریبوں اور محروموں کا خیال لینا اخلاقی فریضہ بھی ہے اور معاشرتی استحکام کا ذریعہ بھی۔
- جنگ کے قوانین میں بھی ظلم وزیادتی، شہریوں کا قتل، عبادت گاہوں کی تباہی، اور بچوں و عورتوں پر ظلم سے منع کیا گیا۔

یہ تمام پہلو ظاہر کرتے ہیں کہ شریعت ایک متوازن، مہذب، معتدل اور فطری نظامِ حیات ہے، جس میں رحمت، شفقت، عدل، مساوات اور حسنِ سلوک کی روح موجود ہے۔

خلاصہ

مجموعی طور پر مقاصدِ شریعت کا فلسفہ یہ ہے کہ

- انسانی زندگی کو ایک منظم، مہذب، پرامن، اور فلاحی بنیاد پر استوار کیا جائے۔
- انسان کے دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کی جائے۔
- عدل و انصاف، مساوات، اور برابری کی بنیاد پر ایک مثالی معاشرہ قائم کیا جائے۔
- روحانی، اخلاقی، جسمانی اور سماجی ترقی کا متوازن نظام دیا جائے۔
- دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی اور فلاح کی ضمانت فراہم کی جائے۔

اسلامی شریعت کی ابدی تعلیمات، فطری احکام، متوازن نظام، اور انسانی فلاح پر مبنی مقاصد ہی اس کے اعجاز کی دلیل ہیں۔ اگر آج دنیا شریعت کے مقاصد کی روشنی میں قوانین اور نظام ترتیب دے تو نہ صرف انسانی معاشرے میں عدل، مساوات، خوشحالی اور امن کا دور دورہ ہو گا، بلکہ پوری انسانیت اس فلاحی نظام کے ثمرات سے بہرہ مند ہو سکتی ہے۔

---

106 صحیح الجامع، حدیث:1880

107 ابن عاشور، مقاصد الشریعۃ الِاسلامیۃ، ص60، دار السلام، 1393ھ

108 ابن قیم، مدارج السالکین، ج2، ص189، دار الہجرہ، 751ھ)۔ امام ابن تیمیہ (التوفی 728ھ

109 ابن تیمیہ، سیاسۃ الشرعیۃ، ج1، ص156، دار المعارف، 728ھ